جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۹۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۱ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو دوپہر کے وقت سر درد کی تکلیف ہو گئی تھی مگر شام کو طبیعت بحال ہو گئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً افاقہ ہے مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

افسوس کہ میاں غلام محمد صاحب قریشی لاہور فوت ہو گئے آج انکی لاش لائی گئی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے مخلص صحابی اور موصی تھے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات طیبہ سنائے نیز سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریسرچ کے متعلق سنہری اصول بیان فرمائے

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ناظر تعلیم و تربیت دو تین روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

قادیان کے سنٹر میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان دینے والوں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عربی کے عناصر کلام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں

"یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسے عناصر جسم انسانی خدا کی طرف سے ہیں۔ ایسا ہی عناصر کلام کے بھی خدا کی طرف سے ہیں۔ اور عناصر کلام سے مراد ہماری حروف اور الفاظ اور چھوٹے چھوٹے فقرے ہیں۔ جن پر تعلیم زبان کی موقوف ہے۔ جیسے خدا ہے۔ بندہ فانی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب عناصر کلام الٰہی ہیں جو خدا نے اپنی طرف سے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔ کیونکہ خدا کا صرف اتنا کام نہیں تھا۔ کہ وہ صرف ایک پتلا خاک کا بنا کر پھر الگ ہو جاتا۔ بلکہ ظاہر ہے۔ کہ انسان نے جو کچھ اپنی تکمیل فطرت کے لئے پایا۔ وہ سب خدا ہی سے پایا۔ گھر سے تو کچھ نہ لایا۔ سو طالب حق کو چاہیئے۔ کہ اس سے دھوکا نہ کھاوے۔ کہ حروف اور الفاظ مفردہ یا چھوٹے چھوٹے فقرات جو خدا کی کلام میں موجود ہیں۔ وہ انسان کی کلام میں بھی موجود ہیں۔ اور اس بات کو بخوبی یاد رکھے۔ کہ یہ عناصر کلام کے ہیں جو خدا کی طرف سے ہیں۔ انسان بھی ان کو اپنے استعمال میں لاتا ہے۔ اور خدا بھی۔ لیکن فرق یہ ہے کہ خدا کی کلام میں جو لفظاً و معناً خدا کی کلام ہے وہ الفاظ اور فقرات ایسی ترتیب محکم اور پُر حکمت سے اور کمال موزونیت اور اعتدال سے اپنے اپنے محل پر موضوع ہوتے ہیں۔ جیسے سارے کام خدا کے جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ کمال موزونیت اور اعتدال اور رعایت حکمت سے ہیں۔ انسان کو اپنی انشاء میں وہ مرتبہ خدائی کا حاصل نہیں ہو سکتا۔ جیسا دوسرے تمام کاموں میں حاصل نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام کفار قرآن شریف کے مقابلہ پر باوصف دعویٰ فصاحت اور بلاغت اور ملک الشعراء کہلانے کے زبان بند کئے بیٹھے رہے۔ اور اب بھی خاموش اور لاجواب بیٹھے ہیں۔ اور یہی خاموشی انکی عجز پر گواہی دے رہی ہے۔ کیونکہ عجز اور کیا ہوتا ہے۔ یہی تو عجز ہے کہ مخاصم کی حجت کو سن اور سمجھ کر توڑ کر نہ

ایڈیٹر:- غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۲۵ہش

مسلمانوں کے خلاف خوفناک فتنہ و فساد کی تیاریاں

: از ایڈیٹر :

ملکی اور سیاسی آزادی کی خواہش نہایت مبارک خواہش ہے۔ اور زندہ قوموں کا پیدائشی حق۔ لیکن نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اب جبکہ ہندوستان کو آزادی ملنے کے کچھ آثار رونما ہو رہے ہیں۔ وہی لوگ جو ایک غیر ملکی حکومت کے مقابلہ میں قدم قدم پر عدم تشدد کا اعلان کرنے اور ہر حالت میں پرامن رہنے کا یقین دلاتے رہے ہیں۔ آج مسلمانوں کو کھلم کھلا کشت و خون کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ جبر و تشدد کا نشانہ بنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور ہر قسم کے اسلحہ کثیر تعداد میں جمع کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو یہ اعلان کر چکے ہیں۔ اور ہندو اخبارات بڑے اہتمام سے کسی نہ کسی رنگ میں آئے دن اس کی اشاعت کرتے رہتے ہیں کہ

"اگر ہندوستان کا کوئی یونٹ کسی وجہ سے فیڈریشن میں شامل ہونے کو تیار نہیں۔ تو بے شک نہ ہو۔ لیکن اسے یہ اجازت نہیں ہوگی۔ کہ ہندوستان سے علیحدہ ہو سکے۔ یا ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کرے۔ اور نہ ہی اسے یہ اجازت ہوگی۔ کہ وہ غیروں سے مل کر ہندوستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ ہندوستان کی ایکتا (یک جہتی) کو ان تمام طریقوں سے بچایا جائیگا۔ جن سے امریکہ نے اپنی یک جہتی کو بچایا۔ اگر مسلم لیگ والے ہندوستان میں خون خرابے کی دھمکی دیکر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ نہ ہوگا۔ انہیں ہر قسم کے واجب اور معقول تحفظات دیئے جائیں گے۔ لیکن اس پر بھی اگر وہ مطمئن نہ ہوں۔ تو انہیں اس بات کی اجازت ہوگی۔ کہ وہ ہندوستان چھوڑ کر جہاں چاہیں چلے جائیں۔ ہندوستان ہندوستان رہے گا۔ پاکستان نہ بنیگا اگر کسی کو ہندوستان میں رہنے پر اعتراض ہے۔ تو وہ بے شک اپنا اور انتظام کر لے۔" (پرتاپ ۷ اپریل ۱۹۴۶ء)

گویا مسلمانان ہند کے لئے اب دو ہی راستے ہیں۔ یا تو انگریزوں کی غلامی کا پھندہ گلے سے اترتے ہی ہندوؤں کی غلامی کا پھندا ڈال لیں یا پھر ہر قسم کے جبر و تشدد کی چکی میں پسنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اگر یہ دونوں باتیں منظور نہ ہوں۔ تو پھر جہاں جی چاہے چلے جائیں۔ ہندوستان میں جیتے جی ان کے رہنے کی کوئی صورت نہیں۔

اس کے ساتھ ہی اس قسم کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ کہ ہر جگہ ہندو بڑی سرگرمی کے ساتھ جنگی ساز و سامان جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ اور بعض ہندو ریاستیں انہیں آتشیں اسلحہ کثیر تعداد میں بہم پہنچا رہی ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ وہاں دکانوں سے چاقو۔ چھریاں۔ لاٹھیاں۔ کلہاڑیاں بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ ہندوؤں کے سکولوں۔ کالجوں۔ زنانہ مدرسوں اور ہندو محلوں میں مورچے اور سامان جنگ کے سٹور بنائے جا رہے ہیں۔

یہ سب کچھ وہ لوگ کر رہے ہیں۔ جو کل تک اہنسا کے پجاری۔ عدم تشدد کے پیرو اور جبر و تشدد کے نام سے نفرت کا اظہار کرتے تھے۔ گاندھی جی کا کمال اور ہندو دھرم کی فضیلت یہ بتاتے تھے کہ اس میں عدم تشدد کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس انقلاب کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ مسلمان خون خرابے کی دھمکیاں دے رہے اور اپنی آزادی کی حفاظت کے سامان کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا ملکی شورش کے وقت حکومت برطانیہ نہ صرف کہتی بلکہ اس پر عمل نہیں کرتی رہی۔ اس وقت کیوں عدم تشدد اور اہنسا کی آڑ میں اپنے آپ کو چھپایا جاتا تھا۔ اور اب مسلمانوں کے مقابلہ میں کیوں ابل ابل کر جبر و تشدد استعمال کرنے کے اعلان کئے جا رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ "اہنسا کے دیوتا مہاتما گاندھی جی" سن اور دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اب نہ تو وہ برت رکھنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ نہ سیاسیات سے الگ ہو جانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور نہ ان جبر و تشدد کے اعلانات کے خلاف کچھ کہتے ہیں۔

ان حالات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ملکی فتنہ و فساد کا خطرہ روز بروز زیادہ سے زیادہ خوفناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ وہی لوگ جو اپنے آپ کو بھیڑ کی شکل میں پیش کرتے تھے۔ بھیڑیے بنتے جا رہے ہیں۔ "اہنسا پرمو دھرما" کو بالائے طاق رکھا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو غلام بنا لینے یا پھر ختم کر دینے کے منصوبے سوچے اور سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اگر اس وقت بھی ہر وہ شخص جو مسلمان کہلاتا ہے۔ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ آپس کے اتحاد اور اتفاق کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بلکہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے اور مار آستین بن کر ڈسنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تو اس سے زیادہ غدار اور قومی مجرم اور کون ہو سکتا ہے۔

میں اور تم

مرے ناکام دل کی زندگی کا آسرا تم ہو
مری روکی ہوئی آہوں کی رنگیں التجا تم ہو

تصور پر مرے حاوی ہے جو حد سے سوا تم ہو
میں بے تابانہ تکتا ہوں جسے صبح و مسا تم ہو

ہر اک ادنیٰ ترین جنبش ہی جسکی حشر زا تم ہو
ہر اک لغزش ہے جسکی لغزش ارض و سما تم ہو

جو مدت سے سکونِ قلب کو ترسا کیا میں ہوں
دو عالم کے لئے صبر و سکوں کے دیوتا تم ہو

وہ جس کا نام کوئی بھول کر لیتا نہ تھا میں ہوں
وہ جس کا ذکر کرتے ایک عالم کو سنا تم ہو

مقدر سے غم و آلام جس کے واسطے میں ہوں
جسے مولا نے راحت کیلئے پیدا کیا تم ہو

وہ میں ہوں جس کے بام و در بھی ہیں حسرت سے پژمردہ
فضا بھی جس کے کوچے کی ہے رحمت آشنا تم ہو

مگر تیرے کرم نے اس تفاوت کو مٹا ڈالا
گدا و شہ نظر آنے لگے ہیں والا و شیدا

ثاقب زیروی

نہایت افسوسناک انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ میاں سعید احمد خاں صاحب ابن کرنل اوصاف علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے بروز اتوار انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نواب زادہ محمد عبد اللہ خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ اور خان عبد المجید خاں صاحب کپورتھلہ کے داماد تھے۔ مرحوم نے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیچھے چھوڑی ہے۔ ہمیں اس صدمہ میں دونوں خاندانوں سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سندھی تبلیغی ٹریکٹ

سندھی زبان میں ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے علاوہ جماعت کی شاندار جانی۔ مالی اور تبلیغی خدمات بیان کی گئی ہیں۔ تبلیغ کے لئے یہ ٹریکٹ انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ جماعتہائے سندھ کو یہ ٹریکٹ ارسال کر دیا گیا ہے۔ احباب مناسب طریق پر اسے تقسیم کریں۔ اور اگر مزید ضرورت ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ

پیغمبرانہ طریق پر تبلیغ حق کرنیوالی جماعت

مولوی سعید احمد صاحب اکبر آبادی کا ایک مضمون نظرات کے عنوان سے ندوۃ المصنفین دہلی کے ماہنامہ "برھان" کے اپریل کے نمبر میں شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کی سخت ضرورت کا اظہار کیا ہے۔ جو پیغمبرانہ طریق کار پر اسلام کی تبلیغ کرے۔ اور دنیا کے ہر گوشہ میں پیغام حق پہنچائے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل والی روایت اسناد کے اعتبار سے خواہ کیسی ہی مجروح اور ضعیف ہو۔ بہر حال اس میں شبہ نہیں کہ معنی کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ سلسلہ نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد اگر کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو۔ جو پیغمبرانہ طریق پر حق کی تبلیغ واشاعت کرے۔ تو اس سے لازم آتا ہے کہ خدا کی طرف سے لوگوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت اور صراط مستقیم دکھانے کا جو کام تاریخ کے ہر دور میں انجام پاتا رہا ہے وہ رک جائے۔ اور جو گمراہ ہو گئے ہیں۔ ان کو اسی حالت میں رہنے دیا جائے" (صـ۱۹۴)

پھر لکھتے ہیں۔

"قرآن مجید میں ارشاد ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو خیر کی طرف بلائے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اس ارشاد ربانی کے مطابق . . . . غور کیجئے کہ آج دنیا جن گمراہیوں میں مبتلا ہے۔ ان کا استیصال کرنے اور کلمۂ حق کو فروغ دینے کے لئے ہمیں ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کی سخت ضرورت ہے جو پیغمبرانہ طریق کار پر اسلام کی تبلیغ کرے۔ اور دنیا کے ہر گوشہ میں پیغام حق کی منادی کر دے" (صـ۱۹۵)

ایک ادنےٰ غور سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ بغیر ایک کامل نظام کے ساری دنیا کے لوگوں کو تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ ایک مومن اپنے پاس کے لوگوں کو تو تبلیغ کر سکتا ہے۔ لیکن وہ سب دنیا کے لوگوں کو بغیر نظام کے کس طرح تبلیغ کر سکتا ہے۔ صرف مکمل نظام ہی ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان اپنے گھر بیٹھا سب دنیا کے لوگوں کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ کیونکہ جب وہ نظام کے قیام میں مدد دیتا ہے۔ خواہ روپیہ سے وقت سے قلم سے زبان سے یا دماغ سے تو وہ اس نظام کا ایک حصہ ہو جاتا ہے اور اس نظام کے ذریعہ سے جہاں جہاں بھی کام ہوتا ہے۔ اس میں وہ شریک ہوتا ہے۔ اس وقت احمدی جماعت ہی ایک نظام کے ماتحت ہے۔ وہی تبلیغ اسلام دنیا کے مختلف ممالک میں کر رہی ہے۔ حال ہی میں احمدی جماعت مندرجہ ذیل ممالک میں چالیس مبلغ تبلیغ کے لئے بھیج چکی ہے

انگلستان	۱۲	مشرقی افریقہ	۲
اٹلی	۳	فلسطین	۲
شمالی امریکہ	۲	ایران	۱
جنوبی امریکہ	۱	سماٹرا جاوا	۶
مغربی افریقہ	۱۲	مارلیشس	۱

میزان - ۴۰

گویہ چالیس مبلغ ہمارے ارادوں کے مطابق آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اور ابھی بہت زیادہ بھیجنے کی ضرورت ہے جن کی تیاری کا کام نہایت سرگرمی سے شروع ہے مگر ہمارے مقابلہ میں غیر احمدی مسلمانوں نے کیا کیا جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔

پس پیغمبرانہ طریق کار پر اسلام کی تبلیغ کرنے والی جماعت دنیا میں صرف احمدی جماعت ہے۔ اور اس جماعت کے اندر اللہ تعالےٰ نے ایسی قوت اقدام رکھ دی ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے یہ جماعت ایک دن دنیا کو اسلام کی نعمت سے مالامال کر دیگی۔

"زمیندار جیسے اشد معاند اخبار اور جماعت کے اشد ترین مخالف مولوی ظفر علی صاحب نے بھی ایک دفعہ لکھا۔

"میری آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہیں۔ کہ وہ لوگ جو کینٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں میں شامل ہوتے جاتے ہیں"

(زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

یہ اقرار درحقیقت اعلان تھا اس امر کا کہ وہ بھی محسوس کر رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ دنیا پر چھا جائے گی۔"

خاکسار۔ عبدالحمید آصف واقف زندگی قادیان

دستی تصویر اور عکسی تصویر میں فرق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ اپریل بعد نماز عصر دو اصحاب کی بیعت لی۔ بیعت کے بعد حضور نے مختلف امور کے متعلق گفتگو فرماتے ہوئے تصویر کے متعلق فرمایا:۔

دستی تصویر اور عکسی تصویر میں بہت فرق ہے۔ عکسی تصویر میں حقیقت اور اصلیت ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے خدوخال اصل میں ہوتے ہیں عکس میں ہو بہو وہی ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن دستی تصویر میں ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی مصور کسی نبی کی تصویر بنائے۔ اور اس کے چہرے پر نشانات ڈالدے۔ جن سے اس کی معصومانہ صورت تبدیل ہو جائے۔ اور وہ ایک برے انسان کی شکل میں دکھائی دے۔ یا کسی پاکدامن اور شریف عورت کی آنکھوں میں ایسی علامات بھر دے۔ جن سے وہ شریر ظاہر ہو۔ چونکہ دستی تصویر میں محض اظہار حقیقت مراد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں مصور کے خیالات کا دخل ہوتا ہے۔ اور مصور نیکوں اور پاکبازوں کی تصاویر میں شرارت بھی کر سکتا ہے۔ اور شریف کو شریر کی شکل میں دکھا سکتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصویر کی ممانعت فرمائی۔ اور بذریعہ عکس جو فوٹو لیا جاتا ہے۔ اس کی ممانعت نہیں فرمائی۔ کیونکہ اس سے حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔

خاکسار۔ عبدالاحد ٹیچر مدرسہ احمدیہ

اسلام ہی سلامتی کا مذہب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔ ابھی وہ بچے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ ایک ہستی قادر مطلق موجود ہے۔ مگر وہ وقت آتا ہے۔ کہ ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور زندہ خدا کو اس کے عجائب کاموں کے ساتھ بجز اسلام کے اور کسی جگہ نہ پائیں گے" (تبلیغ رسالت جلد ششم صـ۲۱)

فرمایا:۔ "سناتن دھرم والے صرف گزشتہ اوتاروں سے محبت نہیں رکھتے۔ بلکہ کلجگ کے زمانہ میں وہ ایک آخری اوتار کے بھی منتظر ہیں۔ جو زمین کو گناہ سے پاک کریگا۔ پس کیا تعجب ہے کہ کسی وقت خدا کے نشانوں کو دیکھ کر سعادت مند ہندو جلد خدا کے اس آسمانی سلسلہ کو قبول کر لیں۔ کیونکہ عناد اور ہٹ دھرمی بہت ہی کم ہے"

(سناتن دھرم صفحہ ۷ حاشیہ)

آنے والے اوتار کے متعلق مستند کتب کے حوالجات سے مفصل بحث ہندی ٹریکٹ ست سندیش نمبر ۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ہندی اور گورمکھی خوان طبقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے ست سندیش ہندی اور ست بچن گورمکھی ٹریکٹ پڑھیں۔ اپنے دوستوں کے نام جاری کرائیں۔ ہر دو کا علیحدہ علیحدہ سالانہ چندہ صرف ۲ روپے ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

محاذ جنگ ——— اور ——— وقف زندگی

(۱)

دنیوی جنگوں میں دو امر ہمیشہ پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ ایک وقت میں ایک سے زائد دشمنوں سے مقابلہ نہ ہو تاکہ طاقت منتشر نہ ہو جائے۔ دوم محاذ جنگ زیادہ وسیع نہ ہو۔ تاکہ رسل و رسائل کے ذرائع قائم رہیں۔ اور بروقت امداد و کمک بھجوائی جا سکے۔ اگر ایک سے زائد دشمنوں سے مقابلہ ہو۔ اور محاذ جنگ بھی وسیع ہو۔ تو بظاہر حالات کامیابی و غلبہ کا امکان کم ہوتا ہے۔ لیکن جو حکومت اور اس کے ماتحت جرنیل متذکرہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر جنگ شروع کرتے ہیں۔ وہ اپنے مجوزہ پروگرام میں عموماً کامیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم میں دونوں قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ ہٹلر کو شکست اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اس کا محاذ جنگ وسیع سے وسیع تر ہو گیا۔ اور کئی دشمنوں سے مقابلہ آ پڑا۔ طاقت میں انتشار پیدا ہوا۔ اور رسل و رسائل اور امداد کے ذرائع میں روک پیدا ہو گئی۔ اور یہی دونوں امر اسکی شکست و تباہی کا باعث بن گئے۔

(۲)

روحانی جنگیں دنیوی جنگوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء کو یکدم کئی دشمنوں سے برسرپیکار ہونا پڑتا ہے۔ اور ان کا محاذ جنگ اپنے اپنے حلقہ کے لحاظ سے یکدم وسیع ہو جاتا ہے۔ اگر ایک نبی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوا تھا۔ تو دعوئے نبوت کے بعد اسے ساری قوم سے روحانی جنگ لڑنی پڑی۔ اور اگر ایک نبی ایک سے زائد قوموں یا ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوا۔ تو اسے ساری دنیا سے مقابلہ کرنا پڑا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آپ تمام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے۔ اور ہر اسود و احمر سے آپ کا مقابلہ تھا۔ الکفر ملۃ واحدۃ کے ماتحت تمام قوموں سے آپ کی روحانی جنگ تھی۔ گویا آپ کے دشمن بھی کثیر تھے اور محاذ جنگ بھی نہایت وسیع۔ مگر باوجود ان دونوں باتوں کے اللہ تعالےٰ نے غیر مادی اور روحانی اسباب سے آپ کو اپنے مقصد میں کامیابی و کامرانی بخشی۔ اور تمام دشمن خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؐ کے مقابلہ میں خائب و خاسر ہوئے۔

(۳)

قرآن مجید اور احادیث میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اس کے احیاء کے لئے مسیح موعود کے آنے کی بشارت دی گئی ہے۔ جس نے ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کو سب ادیان پر غالب کرنا ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق عین وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور آپ کی آمد سے اسلام کی جنگ دیگر ادیان سے شروع ہو گئی۔ یہ اسلام کا جرنیل دلائل و براہین۔ معجزات و نشانات کے اسلحہ سے مسلح ہو کر دشمن سے برسرپیکار ہوا۔ اور ہر معرکہ میں اسلام کے غلبہ اور شوکت کا باعث ہوا۔ چنانچہ آپ کی وفات پر آپؑ کی اس فتح کا دشمن نے بھی اعتراف کیا۔ چنانچہ لکھا:-

"وہ شخص (یعنی حضرت احمد علیہ السلام) بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جسکی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ میرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں۔ کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں۔ تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت و مفارقت نے مسلمانوں کو ان تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا۔ کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آئندہ کی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے۔ اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کا شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔" (اخبار وکیل امرتسر ۳۰ر مئی ۱۹۰۸ء)

(۴)

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر "المصلح الموعود" کا دور ہے۔ آپ کے عہد مبارک میں یہ تبلیغی اور روحانی جنگ تیز تر ہو گئی ہے۔ محاذ جنگ اتنا وسیع ہو گیا ہے۔ کہ قریباً کوئی ملک اس کے حلقہ سے باہر نہیں رہا۔ ہندوستان کے علاوہ انگلستان۔ یورپ کے مختلف ممالک۔ امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ براعظم افریقہ۔ اور مختلف جزائر میں اسلامی مجاہد پہنچ کر مصروف جہاد ہیں۔ اور موجودہ قائد اعظم اور قدوسیوں کی فوج کے سپہ سالار نے بیک وقت تمام ملکوں پر تبلیغی حملہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ غرضیکہ اب احمدیت کی جنگ مختلف قوموں سے چھڑ چکی ہے۔ اور محاذ جنگ بھی وسیع ہو چکا ہے نتیجہ یہ ہے۔ کہ اب محاذ جنگ کے مختلف حصوں سے کمک اور مزید مجاہدین کا مطالبہ ہو رہا ہے اگر اب صورتِ حالات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھایا جائے۔ تو کامیابی قریب نظر آ رہی ہے۔

(۵)

نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ قوموں کی ترقی و تنزل کا انحصار نوجوانوں کی عملی اور اخلاقی حالت پر ہوتا ہے۔ اس لئے نوجوانانِ احمدیت کو موجودہ صورت حالات کے پیش نظر ضرورت ہے کہ

اول۔ گریجوایٹ اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کریں۔ تاکہ ان کو ٹرینڈ کر کے محاذ جنگ پر بھیجا جا سکے۔

دوئم۔ مولوی فاضل اصحاب اپنے نام دین کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ تاکہ ان سے دینی خدمت لی جا سکے۔

سوئم۔ مڈل پاس طلباء مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ تاکہ روحانی ٹریننگ حاصل کر کے ریزرو فورس میں بھرتی ہوں۔ اور بوقت ضرورت اپنے کامیاب جرنیل کی ہدایات کے مطابق ملت کی خاطر قربانی کر سکیں۔

پس اگر ہمارے نوجوان متذکرہ بالا تین امور کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ تو باوجود دشمن کے کثیر ہونے اور محاذ جنگ کے نہایت وسیع ہونے کے ہمارا روشن مستقبل اور شاندار کامیابی عیاں ہے۔

(خاکسار شریف احمدؐ امینی مولوی فاضل)

احباب نادہندگان کے متعلق ضروری اعلان

نہایت خوشی کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مارچ ۱۹۴۶ء کے مہینے میں جماعتہائے مقامی اور انسپکٹران حلقہ کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر مفصلہ ذیل آٹھ جماعتوں میں خدا کے فضل سے ۹ احباب چندہ دینے لگ گئے۔ امید ہے کہ دیگر نادہندگان بھی حتی الوسع جلدی چندہ دینا شروع کر دیں گے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا "ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ اس قسم کے نادہندوں کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے۔" نیز فرمایا "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کرایا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔" اس لئے عہدیداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہوں۔ جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہوں تو ان کا معاملہ اپنی جماعت کی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اس کی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں بھجوائیں۔ تا ان کے جماعت سے اخراج کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اور جب تک ان کے اخراج کا فیصلہ مقامی جماعت نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کروا لیتی اس وقت تک جماعت سے چندہ کا مطالبہ قائم رہے گا۔

شاہ پور صدر حلقہ سرگودھا ۲ - شیخ پور حلقہ گجرات ۱ - سعد اللہ پور حلقہ گجرات ۱ - [illegible] (ناظر بیت المال قادیان)

کامل زبان کی خوبیوں کی حامل صرف عربی زبان ہے نہ کہ سنسکرت

اشیاء کو نام دینے میں سنسکرت کا ایک بہت بڑا نقص

چار سال کی بات ہے لاہور سے ایک آریہ سماجی کتب فروش کی فہرست کتب ایک دوست نے مجھے بھیجی۔ اس میں ایک پورے صفحہ پر یہ ذکر تھا۔ کہ "پروفیسر چیتن دت صاحب نے منن الرحمٰن (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب) کی تردید میں "پیام اتحاد" نامی کتاب لکھی ہے۔ جس میں سنسکرت کو ام الالسنہ ثابت کرنے کے علاوہ منن الرحمٰن کی ایسی زبردست تردید کی ہے۔ کہ جس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ کتاب کیا ہے عربی کی خامیوں اور سنسکرت کی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ نیز منن الرحمٰن کی حقیقت اور (حضرت) مرزا صاحب کی علمیت ظاہر کرنے کی ایک مشین ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کتب فروش نے پروفیسر چیتن دت صاحب کی بھی بہت تعریف کی۔

میں نے اشتہار دیکھتے ہی پہلے خود اس جہاں تک ایک سیر کو خط لکھوایا۔ کہ وہ پیام اتحاد جس کا آپ نے مفصل اشتہار دیا ہے بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔ مگر جواب آیا کہ کتاب ختم ہو چکی ہے۔ تب میں نے پروفیسر چیتن دت صاحب کو لکھا کہ کیا آپ نے منن الرحمٰن کی تردید میں کوئی کتاب لکھی ہے۔ اگر لکھی ہے۔ تو وہ مجھے بھیج دیں۔ اس کے جواب میں پروفیسر صاحب نے لکھا۔

"پچھلی سب کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔ میں جب نئی کتاب طبع کراؤنگا۔ تو آپ کو بھی کتاب مفت بھیج دونگا۔ بے شک میں نے حضرت مرزا صاحب کی کتاب "منن الرحمٰن" اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی کتاب "عربی ام الالسنہ" کی تردید میں کتاب لکھی تھی۔ مجھے نہایت خوشی ہوتی اگر آپ میرے خیالات کی تردید فرماسکتے"

میں نے یہ خط پڑھتے ہی الفضل میں اعلان کر دیا۔ کہ اگر کوئی دوست یہ کتاب مجھے قیمتاً دے دیں۔ تو بے حد عنایت ہوگی۔ اعلان کے ایک ہفتہ بعد کتاب مجھے مل گئی۔ اس کا کچھ حصہ تو پروفیسر صاحب نے اپنی تعریف سے بھرا ہوا تھا۔ اور کچھ حصہ میں اپنی خوابیں درج کی تھیں۔ اور بقیہ حصے میں یہ دعوے تھا۔ کہ سنسکرت ام الالسنہ ہے۔ مگر منن الرحمٰن میں حضرت ہادیٔ عالم نے عربی کے ام الالسنہ ہونے پر جو دلائل دیئے ہیں۔ ان کی تردید کا کہیں ذکر نہ تھا۔ البتہ اس کے آخر میں پروفیسر صاحب نے یہ لکھا تھا۔ کہ منن الرحمٰن کی تردید دوسری جلد میں کی جائیگی۔

اس پر میں نے پروفیسر صاحب کو لکھا کہ یہ کیا آپ نے غضب کیا کہ مجھے لکھا کہ منن الرحمٰن کی تردید میں میں نے کتاب لکھی ہے۔ آپ اس کی تردید کریں مگر کتاب میں اس کی تردید کا نام تک نہیں۔ بلکہ آپ نے یہ لکھا ہے کہ اس کی تردید دوسرے حصہ میں ہوگی۔ آپ اطلاع دیں۔ کہ دوسری جلد کب چھپے گی اور اگر چھپ چکی ہو۔ تو آج ہی مجھے بھیج دیں۔ انشاء اللہ اس کی مکمل تردید کی جائیگی۔ میرے خط کا پروفیسر صاحب نے یہ جواب دیا۔

(۱) دوسرا حصہ پیام ہدایت کا ابھی نہیں چھپا۔ اس کا مسودہ جب تیار ہوا۔ تو آنکھوں کی تکلیف اور لڑائی کی وجہ سے کاغذ وغیرہ کی عدم موجودگی نے مجبور کر دیا کہ اس کو فی الحال طبع نہ کرایا جائے۔

(۲) جب کبھی دوسرا حصہ طبع کرایا جائیگا آپ کو روانہ کر دیا جائیگا۔

(۳) اگر آپ اشتیاق پورا کرنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے مسٹر گریرسن کی گیارہ جلدوں کا جو انہوں نے ہندوستان کی زبانوں پر لکھی ہیں مطالعہ فرمائیں۔ اس کے بعد سر منٹر کی "زبانوں کی ڈکشنری" کو ملاحظہ فرمائیں۔ پھر چینی زبان۔ جاپانی زبان تبتی و برمی زبانوں کی لغتیں دیکھیں الغرض دنیا کی زبانوں کا مقابلہ کریں پھر قلم اٹھائیں۔

قارئین کرام آپ اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ صداقت و دیانت کے کس قدر دشمن ہیں۔ نیز جھوٹا پروپیگنڈا کرنے میں کتنے دلیر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ منن الرحمٰن کی تردید کرنے والا نہ کوئی پیدا ہوا۔ اور نہ پیدا ہوگا۔ کیونکہ اس کتاب میں یہی تو ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عربی بوجہ اعلےٰ خوبیوں کے ام الالسنہ ہے اور سنسکرت وغیرہ زبانیں ام الالسنہ نہیں۔ کیونکہ ان میں کامل زبان کی خوبیاں نہیں۔ جب میں نے پروفیسر صاحب موصوف کو مدنظر رکھ کر الفضل میں عربی زبان کی خوبیوں اور سنسکرت کے نقائص پر مضامین لکھے۔ تو نہ پروفیسر صاحب نے اور نہ کسی اور غیر مسلم نے ان کی تردید کرنے کی جرأت کی۔ آج میں بیسیوں خوبیوں میں سے صرف دو خوبیاں کامل زبان کی بیان کر کے سنسکرت اور عربی کا مقابلہ کر کے دکھاتا ہوں۔ کہ سنسکرت ان سے خالی اور عربی ان کی حامل ہے۔ اگر پروفیسر صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو وہ یہ دو خوبیاں سنسکرت زبان میں دکھائیں۔ میں انہیں دو سو روپے نقد انعام دونگا۔

کامل زبان کی پہلی خوبی

کامل زبان کی مثال روشن سورج کی سی ہے۔ جس طرح سورج کے طلوع ہونے پر اشیاء کا سفید یا سیاہ ہونا یا ان کی شکل و شباہت کا پوری طرح سے صحیح علم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کامل زبان باعتبار تذکیر و تانیث اشیاء کی ایسی تقسیم کر دیتی ہے۔ جو اشیاء کی حقیقت و اصلیت کے عین مطابق ہوتی ہے۔ نیز وہ ان اشیاء کو نام بھی ایسے دیتی ہے جو اپنے مسمیٰ کی اصلیت و حقیقت بیان کرنے والے ہوں۔ لیکن اگر کوئی زبان اس کے برعکس چلتی ہے۔ یعنی مذکر و مونث اشیاء کو مخنث بتاتی ہے۔ اور اشیاء کو ان کی اصلیت کے خلاف نام دیتی ہے مثلاً سورج کو "کالا سیاہ" یا "اندھیرے کا گھر" کہتی ہے۔ تو وہ زبان کا ام الالسنہ یا کامل زبان ہونا تو درکنار بالکل ناقص اور ایسے لوگوں کی ایجاد سمجھی جائے گی جو کہ حقیقی علوم۔ روحانیت اور ماہیت اشیاء سے بالکل ناواقف تھے۔

سنسکرت زبان کا نقص

ہر عقلمند بلکہ بے علم بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ مخلوق کی بقائے نسل کا ذریعہ "بیج" ہے۔ بیسیوں قسم کے درخت سینکڑوں قسم کے اناج اور سینکڑوں قسم کی جڑی بوٹیاں وغیرہ ان سب کی پیدائش اور بقائے نسل "بیج" کی بدولت ہے۔ بالکل یہی حال انسان۔ حیوان۔ درندوں۔ اور کیڑوں مکوڑوں کا ہے۔ موٹے طور پر اس عظیم الشان چیز یعنی بیج کی تقسیم تین قسموں میں کر سکتے ہیں۔ پانی کی قسم کا (منی) دوسرا پھل اور تیسرا لکڑی۔ جیسا کہ شیشم۔ پیپل۔ جیسا کہ بعض درخت اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کی لکڑی خاص وقت پر اگر گاڑ دی جائے۔ تو وہ بھی درخت بن جاتی ہے۔ ماحصل یہ کہ اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ مخلوق کی بقائے نسل کا ذریعہ اللہ تعالےٰ نے بیج بنایا ہے۔ مگر سنسکرت زبان نے اس بیج کو مذکر یا مؤنث نہ کہہ کر اسے مخنث (اپنی نسل کو نہ بڑھانے کے قابل) سمجھا ہے۔ چنانچہ بیج کی تینوں قسموں پھل لکڑی اور منی کو مخنث (پھلم (پھل) کاشٹھم (لکڑی) ویریم (منی) قرار دیا ہے نیز سنسکرت زبان نے تخمیت کو بھی جس کہ بیج اگتے ہیں مخنث (چھیترم) کہا ہے۔ حالانکہ ایک موٹی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ "بیج" کو مخنث کہنا بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی نادان سورج کا نام اندھکار الیہ یعنی اندھیرے کا گھر

بتائے یہ خامی سنسکرت کے بتائے ہوئے بیسیوں ناموں میں موجود ہے۔ حتیٰ کہ خداوند عالم کے نام میں بھی یہی نقص اس زبان میں پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نام جو ویدک دھرمی ویدوں سے پیش کرتے ہیں۔ وہ "برہم" ہے۔ مگر اسے مخنث قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ مخنث ہونا عام ویدک دھرمی بلکہ آریہ سماجی تک عیب سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک مخنث نام کا وجود سب کا حقیقی معبود ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ آریہ سماجی عالم پنڈت منگل دیوشاستری پرنسپل گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس نے لکھا ہے۔ ویدوں میں لفظ "برہم" کا مخنث آنا ہی بتاتا ہے کہ یہ سب کا معبود نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سب کا حقیقی معبود یا تو مذکر اور یا مؤنث میں ہی سوچا جا سکتا ہے۔"

(سنسکرت رتن ۲ ؍ ۱۹ ص ۵۸)

گویا سنسکرت زبان اللہ تعالیٰ کو ایک ایسی پر عیوب ہستی قرار دیتی ہے۔ جو کہ معبود حقیقی ہونے کی اہل نہیں۔ ماحصل یہ کہ سنسکرت زبان خالق اور مخلوق کی حقیقت سے خود ہی ناواقف ہے۔ پھر وہ دوسروں کو کس طرح واقف کرا سکتی ہے۔

یہ خامی سنسکرت زبان میں جگہ جگہ پائی جاتی ہے۔ اور اگر اسے تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ کیونکہ یہ غلطی سنسکرت زبان نے اکثر اشیاء کو نام دینے میں کی ہے۔ لہٰذا سنسکرت زبان ام الالسنہ کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتی۔ (باقی)

(رجسٹر ویدی ناصر الدین عبداللہ از قادیان)

مذہبی انسائیکلوپیڈیا

مذہبی انسائیکلوپیڈیا یعنی مکمل تبلیغی پاکٹ بک کا نیا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اسلام اور احمدیت پر مخالفین کے ہر قسم کے اعتراضات کے مفصل و مدلل جوابات کے لئے ہر احمدی کے پاس اس کا موجود ہونا ضروری ہے تا مخالفین کے ہر اعتراض کا جواب اس میں دیکھ کر فوری طور پر دیا جائے۔ قیمت پانچ روپے صرف محصول ڈاک ۹ ؍ نیز نہایت دیدہ زیب سہ رنگے احمدیہ کیلنڈر بھی خرید فرما دیں۔ قیمت ۴ ؍ ملنے کا پتہ دفتر نشر و اشاعت قادیان (پنجاب)

آسمانی آواز کی مسلسل گرج

اہل ہند کے لئے ایک قابل تقلید مثال

(از جناب ثاقب صاحب زیروی نئی دہلی)

ذیل میں ایک ایسے نوجوان کے دردمندانہ خیالات جو صحیح واقعات پر مبنی ہیں۔ پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہیں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی دیکھ کر احمدیت میں دل کی تسکین روح کا اطمینان اور دین و دنیا کی کامیابی کی جھلک نظر آئی۔ اور احمدیت قبول کرتے ہی انہوں نے ضروری سمجھا۔ کہ اپنے سے دوسرے مضطرب اور پریشان قلوب رکھنے والے اصحاب کو احمدیت کی طرف متوجہ کریں۔ (ایڈیٹر)

آج کل دہلی میں ہندو مسلم فساد کے متعلق بہت پر زور افواہیں پھیل رہی ہیں کہتے ہیں لوگ لاٹھیاں۔ چاقو۔ اور برچھیاں بیچ رہے جاتے ہیں۔ اور ایک عام خونریزی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ شاید اہل ہند کے نزدیک سمجھنے کا یہی ایک راستہ ہے۔ ان نادانوں کو کون سمجھائے کہ ان کی نجات فساد اور قتل و خونریزی میں نہیں بلکہ محبت اور بنیادی اتحاد میں اور اپنے مذہب کی اخلاقی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔ افسوس کہ کسی لیڈر کی آواز میں اتنا اثر بھی نہیں کہ وہ اپنی قوم کے چند اشخاص ہی کو کسی اخلاق سوز اور فساد انگیز حرکت سے روک سکے۔

آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو کسی خوف، کسی سزا کسی گرفت کے بغیر محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اپنے امام کے ایک ایک حکم کی تعمیل کے لئے تیار کھڑی ہے جو سالہا سال سے اخلاق پیش کر رہا ہے۔ اور یہ پیغام حق دوسروں تک پہنچانے کے لئے دن رات مصروف ہے اور انسانوں کے درمیان مذہبی تعلقات اور صلح و اتحاد پھیلا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی سیاسی۔ مذہبی اور معاشرتی زندگی اس کے امام کے نظام سے وابستہ ہے۔ یہاں تک کہ ہر فرد کی ذاتی زندگی پر اس کے ارادوں اور اس کے جذبات اور اس کی خواہشوں پر بھی اس کے امام کا حکم جاری ہے کیونکہ اس کا امام وہی کہتا ہے جو قرآن کہتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے اپنے امام کے ایک ہی حکم پر سینما کی فلمیں دیکھنا چھوڑ دیا کیا کسی سیاسی یا مذہبی لیڈر کی آواز میں اتنا اثر اور اتنی طاقت ہے کہ وہ اپنے ہم خیالوں کے ایک سو اشخاص کو بھی موجودہ غلیظ، اخلاق سوز فلموں کی لت سے بچا سکے۔

مذہبی تعلیم سے کس قدر بیگانگی کا ثبوت ہے کہ مختلف دھرموں کا دم بھرنے والے ایک دوسرے کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کے خون سے ہولی کھیلنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیا یہ مذہبی تعلیم کے ابتدائی احکام سے بھی عملی بیگانگی نہیں؟ کونسا مذہب ہے جو اخلاق نہیں سکھاتا۔ کونسا مذہب ہے جو اپنے پیروکار کو محبت و صلح اور انسانی ہمدردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ یقیناً تمام مذاہب کی اصل ایک ہے۔ تمام مذاہب اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن ٹیڑھا سوال تو عمل کا ہے۔ اخلاق اعلیٰ کے اصول کتابوں میں لکھے ہوئے موجود ہیں۔ لیکن عمل کرنے والا کوئی نہیں۔ اس وقت دنیا کو ایک عمل کرانے والی جماعت کی ضرورت ہے۔

آج ہر سیاسی یا مذہبی لیڈر کی آواز ہر مفکر کے خیالات اور نظریے ہر مصلح کی اصلاحی جدوجہد ہر شاعر کے دردناک نغمے موجودہ زمانے کے سوئے ہوئے انسانوں کو غفلت کی گہری نیند سے جگانے میں بے اثر ثابت ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ یہ آوازیں انسانوں کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کرنے کی بجائے ان کی مادی اور دنیوی جدوجہد کو زیادہ تیز اور فساد انگیز بنا رہی ہیں۔ یقیناً موجودہ انسانوں کو ایک آسمانی آواز کی ضرورت ہے۔ جو ان آوازوں سے بہت زیادہ تیز ہو۔ ایک خدائی طاقت کی ضرورت ہے۔ جو ان طاقتوں سے زیادہ گرجنے والی اور خوف و ہراس پیدا کرنے والی ہو۔ اور وہ آسمانی طاقت خداوند عظیم کے برگزیدہ نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں مدت سے نمودار ہو چکی ہے۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری پیغام کو اصل صورت میں دوبارہ بھولے ہوئے انسانوں تک پہنچا رہی ہے۔ تعجب ہے کہ موجودہ انسان اپنی اس حالت زار کو دیکھتے ہوئے بھی اس آسمانی طاقت کی طرف دھیان نہیں دیتے۔

کس قدر مقام حیرت ہے کہ مذہبی تعلیم کی عملی مخالفت و روگردانی کرنے کے باوجود ہندو، سکھ اور مسلمان اپنے مذہبوں پر عمل کرنے کا دم بھرتے ہیں۔ کیا یہ ایک بہت بڑی بھول نہیں جو کہ سنتہ مرنے والی بنیاد اصولوں سے کی؟ درحقیقت انہیں مذہبی تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں وہ اپنے مذاہب کی ظاہری رسوم ہی میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ وہ گوردواروں، مندروں اور مسجدوں میں محض اپنی مذہبی عبادت کی ظاہری رسوم پورا کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ وہ ان عبادت گاہوں میں مذہبی تعلیم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے نہیں جاتے۔

دراصل دنیا کی محبت میں چور اور مادیت میں ڈوبے ہوئے انسانوں کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کسی دنیوی لیڈر کے بس کا کام نہیں۔ اس وقت انسانوں کو کسی ایسے لیڈر، مفکر اور مصلح کی ضرورت نہیں جو اپنے نظریے اور خیالات ایک کتاب کی صورت میں پیش کر دے۔ اس وقت دنیا کو ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو خود اخلاق اعلیٰ کا نمونہ ہو۔ اور دوسرے انسانوں کو اخلاقی اور روحانی طور پر بلند کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک کسی دنیاوی لیڈر نے تعیش و تکبر کے سمندر میں ڈوبے ہوئے انسانوں کی اخلاقی اور روحانی اصلاح نہیں کی۔ اسلام میں کئی مجدد آ چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے نہایت قلیل پیمانے پر انسانوں کے ایک گروہ کی اصلاح کی۔ موجودہ عالمگیر اور خوفناک فساد کی اصلاح صرف آسمانی طاقت ہی سرانجام دے سکتی ہے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت اور قانون قدرت ہے۔ کہ جب بحر و بر میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جب انسانوں کے قلب و نظر اور روح و ضمیر اخلاقی جرائم سے زہریلے ہو جاتے ہیں۔ تو خداوند عظیم آسمانوں کی بلندیوں سے اپنی گرجتی ہوئی خوفناک آواز اپنے ایک برگزیدہ انسان کو دے کر بھیجتا ہے۔

اگر ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کی عبادتوں، بھجنوں اور پیرا دکھشوں کا اثر اُن کے کانوں پر ہونے کی بجائے اُن کے دلوں پر ہو جاتا۔ تو آج وہ آپس میں کشت و خون نہ کریں۔ اور ہر سکھ صرف سکھوں کی بھلائی کو، ہر ہندو صرف ہندوؤں کی بھلائی کو اور ہر مسلمان صرف مسلمانوں کی بھلائی کو چھوڑ کر صرف انسانوں کی بھلائی اور محبت کو اپنا فرض بنا لے۔ یورپ کی خانہ جنگی کی تباہی ہمارے سامنے ہے۔ اگر یورپ حقیقی معنوں میں اپنے مذہب پر عمل کرتا۔ تو آج اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔

آج صرف دنیا میں احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جو مذہب کی ظاہری رسوم کو دور کرنے والے اور مذہب کو فساد انگیز اور غیر ضروری سمجھنے والے انسانوں کو کھلم کھلا چیلنج دیتی ہے۔ کہ آؤ۔ ہم تمہیں مذہب کا صحیح اور اصلی چہرہ دکھائیں۔ جس چیز کو تم مذہب سمجھتے ہو وہ حقیقت مذہب نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر چلنے سے فساد اور افتراق پیدا ہو رہا ہے۔

احمدیہ جماعت سب پیغمبروں اور مذہبوں کو برحق مانتی ہے۔ وہ اسلام کو صرف اُن تمام مذہبوں سے زیادہ مکمل اور فطرتی مذہب ہونے اور انسانیت کے لئے ایک آخری پیغام ہونے کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔ احمدیہ جماعت اسلام کی فوقیت تبلیغ سے کسی کے دماغ میں ٹھونسنا نہیں چاہتی بلکہ وہ سب کو فکر و نظر اور تحقیق کی دعوت دیتی ہے۔ کہ آؤ۔ اور سائنٹفک عقلی منطقی اور نفسیاتی طریق پر مذاہب کی تحقیق اور اُن کا آپس میں مقابلہ کرو۔ وہ اسلام کو دنیا پر زبردستی ٹھونسنے کی کوشش نہیں کرتی۔ بلکہ وہ کہتی ہے۔ کہ اسلام اُس شخص کا ہے۔ جو اُسے تحقیق کے بعد سمجھ لے۔ اور اس پر عمل کرے۔

آج احمدیہ جماعت تمام دنیا میں ایک واحد جماعت ہے۔ جو اپنی سیاسی، مذہبی اور معاشرتی زندگی میں قرآن حکیم کے پیش کئے ہوئے اخلاق اعلیٰ کا عملی نمونہ ہے۔ اور یہی اس جماعت کے آسمانی تحریک ہونے کی نشانی ہے۔

اس مادیت کے دور میں جب کہ عہد حاضر کا عظیم سائنٹفک علم کا نچوڑ اور تہذیب کے بلند جیسے مفکروں کے نظریئے۔ جدید فلسفی شاعروں کے قومی اشعار اور بڑی بڑی مشہور یونیورسٹیوں کی تعلیم انسانوں کے قلب و نظر اور روح و ضمیر کی اصلاح نہیں کر سکے۔ اور دنیا میں امن و مسرت قائم نہیں کر سکے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یہ ایک زندہ معجزہ نہیں۔ کہ اُن کے جاری کئے ہوئے سلسلے کے لاکھوں انسان اخلاق اعلیٰ پر خود عمل کر رہے ہیں۔ رات دن تبلیغ حق میں مشغول ہیں۔ خدا اور خاتم کی محبت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نے انہیں موجودہ مشینی دنیا کی طرف سے لاپرواہ اور دلکش نغموں کی طرف سے بہرہ بنا دیا ہے۔

کیا یہ ایک زندہ اور آسمانی معجزہ نہیں

کیا مشرق و مغرب میں کوئی ایسا شخص ہے۔ جو عوام کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کر سکے؟ کیا ہندوؤں اور سکھوں میں کوئی ایسا شخص ہے۔ جو اپنی قوم کے چند اشخاص کے قلب و نظر اور اُن کے ضمیر کو صاف اور پاکیزہ بنا سکے جو انہیں مذہبی تعلیم پر حقیقی معنوں میں عامل بنا سکے؟ کیا مسلمانوں میں ایسا کوئی مذہبی یا سیاسی لیڈر۔ کوئی ایسا آتش بیان واعظ۔ کوئی ایسا بدیہہ گو فلسفی شاعر یا کوئی ایسا جید عالم ہے۔ جو گرد آلود جزدانوں میں لپٹے ہوئے قرآن کو طاق نسیان سے اٹھا کر مسلمانان عالم کے ایک بہت تھوڑے سے گروہ کے قلب و نظر پر رکھ دے۔ جو اسلام کی اصلی تعلیم کو حقیقی اور عملی طور پر دنیا میں پھیلا سکے۔ اور اس پر لاکھوں کو عامل بنا سکے؟ کیا تمام یورپ میں کوئی ایسا بڑا پادری یا اسقف اعظم ہے۔ جو یورپ یا مغرب کے رہنے والوں کے روح و ضمیر کے جرائم کی اصلاح کر سکے۔ جو [illegible] جیسے تباہ کن گناہ کو اُن کے دماغوں سے نکال سکے جو انہیں ملک و قوم کی محبت اور جسمانی شہوانی اور مادیت پرستی کی غلامی سے نجات دے سکے۔ یقیناً مشرق و مغرب کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کا یہ دشوار ترین کام صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گرجتی ہوئی آسمانی آواز ہی سر انجام دے رہی ہے۔

ہندوستان کے رہنے والوں کو احمدیہ جماعت کی عملی زندگی سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

چھ (۶) افراد کا ایک گھرانہ احمدیت کی آغوش میں

شہر جالندھر کے ایک کانسٹیبل مشتاق علی صاحب کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اُن کے رشتہ دار بالخصوص اُن کے خسر صاحب اس میں روڑہ اٹکا رہے تھے۔ چنانچہ مشتاق علی صاحب کے خسر جالندھر آئے۔ اور انہوں نے مشتاق علی کی بیوی سے کہا۔ کہ اگر تم قادیانیوں کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتی ہو۔ تو ہمارا تمہارے ساتھ تعلق آج سے منقطع ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک مولوی صاحب کو بلانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ مشتاق علی اور اس کے عزیزوں نے استدعا کی۔ کہ کوئی مبلغ جماعت احمدیہ کا بھی بلایا جائے۔ اس خیال کو مد نظر رکھ کر مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو قادیان سے بلایا گیا۔ ۲۰ مارچ کو دارالتبلیغ جالندھر میں چند اصحاب بغرض تبادلہ خیالات آئے۔ جن میں دو ڈاکٹر صاحبان اور کچھ معززین اصحاب تھے۔ سلسلہ کلام تقریباً دو گھنٹہ جاری رہا۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ چونکہ مولوی مبشر صاحب کو اسی شام جموں کے جلسہ میں شرکت کے لئے جانا تھا۔ اس لئے طے ہوا۔ کہ پھر کسی دن پر تبادلہ خیالات کیا جائے۔ چنانچہ ۲۲ مارچ مولوی صاحب اور مولوی روشن دین صاحب اور مرزا احتشام الدین صاحب لکھنوی جالندھر تشریف لائے۔ غیر احمدی اصحاب کی طرف سے مولوی عبدالوحید صاحب عباسی بانی مدرسہ الغیاث جالندھر کو بغرض تبادلہ خیالات بلایا گیا۔ ۸ بجے شب مشتاق علی صاحب کے غیر احمدی رشتہ داروں کے گھر تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ اور تقریباً ۱۱ بجے رات ختم ہوا۔ مبشر صاحب نے نہایت حسن اور لطیف پیرایہ میں احمدیت کو حاضرین پر واضح کیا۔ حاضری تقریباً ۳۰ اشخاص پر مشتمل تھی۔ مشتاق علی صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ نے دو بچیوں سمیت بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ ان کو استقامت عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ جالندھر کو بیش از بیش دینی خدمات کا موقع عطا کرے۔

خاکسار سیکرٹری جماعت احمدیہ شہر جالندھر

ایک احمدی بچہ

(۱) جھوٹ نہیں بولتا (۲) کسی کو گالی نہیں دیتا (۳) آوارہ نہیں پھرتا اور والدین کا ادب کرتا ہے۔

(مہتمم اطفال)

کیا ہر قائد اور زعیم نے ۲۰ جون والے امتحان میں خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کا فرض ادا کر دیا ہے۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں!

مذہب پر دُو دور آیا کرتے ہیں۔ ایک دور پراگندگی کا اور ایک دور نظام کا۔ دورِ پراگندگی میں ہر شخص کا فرض ہوتا ہے کہ جس رنگ اور جس دائرہ میں کام کر سکتا ہے کرے اور اس کا نام توکل ہوتا ہے۔ اور دور نظام میں اپنے آپ کو سلسلہ کے سپرد کر دینا اور سلسلہ کے منشار کے مطابق کام کرنا اور اس کے نظام میں منسلک ہونا ہی توکل ہوتا ہے۔

ہر احمدی بیعت کے وقت خلیفۂ وقت سے یہ عہد کر چکا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ اس وقت اسلام مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ ایسی مشکلات میں جن کا اندازہ لگانا بھی انسانی قیاس اور واہمہ سے باہر ہے۔ ایک طرف اپنی مشکلات کو رکھیں اور دوسری طرف اسلام کی مشکلات کو۔ اور پھر اندازہ لگائیں۔ کہ آج آپ کو اپنی مدد کرنی چاہیئے یا اسلام کی۔ اگر آپ کو اپنی مشکلات اسلام کی مشکلات سے زیادہ نظر آئیں۔ تو آپ سمجھ لیں کہ آپ نے ہرگز اسلام کو سمجھ کر قبول نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کو خطرہ میں پا کر اپنے مامور کو بھیجا اور اس نے دین کی کمزوری کو دیکھا اور چلایا۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

دین دو فکر دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دین

یزید کی فوجوں کی طرح ہر طرف کفر کی فوجیں کھڑی ہیں۔ اور ان کے درمیان اسلام اس طرح بیمار اور بیکس پڑا ہے۔ جس طرح زین العابدین یزید کی فوجوں کے درمیان کھڑا تھا۔ میری جان کے مغز کو حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کے ان دو غموں نے پگھلا دیا ہے۔ یعنی اسلام کے دشمنوں کی کثرت اور اس کے حامیوں کی قلت نے۔ ہر احمدی غور کرے کہ اس نے دین کی حمایت کا بیعت کے وقت جو عہد کیا تھا وہ تقاضا کرتا ہے کہ آج اسلام کی حمایت کے لئے اور دین کے انصار کی قلت کو کثرت میں تبدیل کرنے کے لئے وہ اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کر دے۔ تا اسلام کے جانباز سپاہیوں میں وہ داخل ہو جائے جن کے نام پر اسلام کی فتح مقدر ہے

ساری دنیا کی آبادی دُو ارب ہے اور اس وقت ہم نے بیرونی ممالک میں صرف چالیس مبلغ بھیجے ہیں۔ ذرا غور فرمائیں کہ ہندوستان کی آبادی جو چالیس کروڑ ہے اس کو نکال کر بیرونی ممالک کی آبادی جو ایک ارب اور ساٹھ کروڑ ہے۔ اس کو احمدی بنانے کے لئے ہم نے جو مبلغ بھجوائے ہیں۔ وہ آٹے میں نمک تو ایک طرف کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ یعنی ایک ایک مبلغ کے ذمہ چار چار کروڑ آدمی بنتا ہے۔ کیا ایک مبلغ چار کروڑ آدمی کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ آپ اس فرض سے کبھی عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ جب تک اپنی زندگی وقف کر کے خلیفۂ وقت کے ہر حکم کے منتظر نہیں رہتے۔ کہ آپ کو اسلام کی آخری جنگ میں کس مقام پر کھڑا کیا جاتا ہے۔

مہتمم وقف زندگی قادیان

قائدین و زعماء کرام توجہ فرمائیں!

حضور کا نماز باجماعت کے متعلق ارشاد ہے:

"خدام کی سختی کے ساتھ نگرانی کی جائے کہ وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ زعماء کو چاہیئے کہ ان کی طرف خاص توجہ کریں۔ خدام کے عہدیداران ان کے پاس جائیں اور انہیں سمجھائیں۔ اگر اس کے باوجود وہ توجہ نہ کریں۔ تو محلہ کے پریذیڈنٹ اور دوسرے دوست انہیں سمجھائیں۔ اگر اس کے بعد بھی وہ نمازوں میں سستی کریں۔ تو ان کے نام میرے

سامنے پیش کئے جائیں۔ یہ ایک بہت ضروری حصہ ہے خدام الاحمدیہ کے پروگرام کا۔"

قائدین و زعماء کرام کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔ اور خدام کو باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ ان کا فرض ہے کہ وقت مقررہ پر نمازوں کی حاضری کی رپورٹ مطلوبہ کوائف کے ساتھ دفتر مرکزیہ میں ارسال کیا کریں۔

مبارک احمد مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ

خدام ـــــ اور ـــــ مجلس عرفان

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ ہماری نہایت ہی خوش قسمتی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اور ہمیں حضور کے زریں ارشادات سننے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے حضور پُر نور کی مجلس عرفان میں شمولیت کر کے آپ کے ارشادات سے مستفید ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے مبارک ہیں وہ جو حضور کی مجلس میں حاضر ہو کر ان کی صحبت کے انوار سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اور مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ مصلح موعود کی مجلس میں حاضر ہونے کی توفیق پاتے ہیں۔

مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہفتہ وار تربیتی اجلاس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ایک اور ذریعہ اصلاح کا یہ بھی ہے۔ کہ بیٹھ کر علمی اور دینی باتیں کی جائیں"۔

پس تمام قائدین و زعماء کرام کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجالس میں ہفتہ وار تربیتی اجلاس قائم کیا کریں۔ جس میں مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوا کریں۔ مثلاً نماز باجماعت کی اہمیت۔ اسلامی اخلاق۔ سادہ زندگی۔ وقف زندگی۔ انسداد حقہ نوشی وغیرہ پر اظہار خیالات ہوا کرے۔

ماہانہ رپورٹ میں تربیتی اجلاسوں کا تفصیل سے ذکر ہونا چاہیئے کہ کتنے اجلاس ہوئے اور کس کس پہلو پر اظہار خیالات ہوا۔ اور اجلاسوں میں خدام کی حاضری کیا تھی۔

مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین و زعماء کرام توجہ فرمائیں

خدام کی تربیت اور مذہبی لٹریچر سے واقفیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر کتب سلسلہ سے انہیں آگاہ کیا جائے۔ اس لئے تمام قائدین مجالس کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجالس میں فی الحال تفسیر کبیر کا درس شروع کر دیں۔ جہاں درس کا پہلے سے ہی انتظام ہو وہاں خدام کی شمولیت کی طرف توجہ دیں اور کوشش کریں کہ خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ درس کے اختتام پر خدام سے سوالات کر کے تسلی کر لینی چاہیئے کہ آیا مضمون ان کے ذہن نشین ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ ماہوار رپورٹ میں تفسیر کبیر کے صفحات کی تعداد درج ہونی چاہیئے۔ تا معلوم ہو سکے کہ عرصہ زیر رپورٹ میں کتنے صفحات کا درس دیا جا چکا ہے۔

مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے بارھویں سال کے وعدے پورے کرنے والی پانچ ہزاری فوج

چوہدری امداد علی خانصاحب بیگم پور کنڈھی ۵/۱۳

احمدی بیگم صاحبہ بیگم پور کنڈھی ۵/۱۴

چوہدری دولت خانصاحب کانگڑہ ۵/۱۳

لفٹیننٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب پنشنر معہ اکیس افراد ۲۶۸/۱۲/-

آپ نے باوجود پنشن پر آجانے کے اپنے ملازمت والے چندہ میں کوئی کمی نہیں فرمائی۔ پنشنر اور دوسرے احباب جو باوجود معقول آمد کے قربانی کم کر رہے ہیں۔ وہ توجہ فرمائیں

حکیم فتح محمد صاحب رفقاء رائے کوٹ ۳۱/-

فتح الدین صاحب پٹواری رسوا پور وپانہ ۵/۱۱

حکیم نواب خان صاحب رائے کوٹ ۵/۸

منشی خلیل احمد صاحب اسپکٹر ٹرام ۴۲/-

مولوی محمد تقی صاحب سنور ۱۰/۴

محمد عبد اللہ صاحب ۵/۸

اہلیہ صاحبہ ۵/۸/-

حمیدہ بیگم بنت ۵/۸

قریشی محمد عبد اللہ صاحب ہیرو ۲۰/-

منشی رحیم بخش صاحب ۵/۴

عنایت علی خانصاحب بڑیرہ ۲۶/۱

اہلیہ صاحبہ ۵/۹

چوہدری جیون خانصاحب خانپور ۱۵/-

مرزا محمد علی بیگ صاحب ۲۲/-

شیخ محمد عبد اللہ صاحب انبالہ شہر ۳۴/-

احمدی بی زوجہ ۲۸/-

شیخ محمد علی صاحب ۸/۸

اہلیہ صاحبہ ۶/-

کیپٹن نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی ۳۸۵/-

صوبیدار عبد المنان صاحب ۱۰۸/-

حوالدار فضل دین صاحب ۱۹۰۳۵ ۱۳/-

جنت بیگم صاحبہ کانیور رہتک ۲۵/-

پیر عبد القدوس صاحب ۹۰/-

ملک سعادت احمد صاحب شملہ ۱۸/۹/-

آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۲۵۵۰/-

منجانب والد صاحب مرحوم ومغفور ۸۵/-

والدہ صاحبہ مرحومہ ۸۵/-

عزیزہ امۃ الحی صاحبہ ۳۰

بیگم صاحبہ سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۲۶۰/-

سکینہ بی بی ہمشیرہ ۲۷/-

محمد سلام صاحب دار المطالعہ دہلی ۱۰/۲

سید بشیر احمد صاحب دریا گنج ۶۵/-

اقتدار احمد صاحب ۶/۸

ایم عبد الخالق صاحب پہاڑ گنج ۲۰/۵

بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب نئی دہلی ۲۰۰/-

چوہدری نبی احمد صاحب احمد نگر سندھ ۲۷/-

صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷۰ ۲۹/-

رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ ۱۳/۴

نورنی بی والدہ ۵/۱۲

محمد شفیع صاحب شریف آباد ۱۶/-

عبد الوحید خانصاحب کوئٹہ ۹۵/-

قاضی حبیب الدین صاحب ۵۳/-

صوفی عبد الرحمن صاحب ۱۲/۸

میجر محمود احمد صاحب ۸۰۰/-

ڈاکٹر عبد الرشید صاحب ۴۲/-

شیخ عبد الواحد صاحب ۱۴/-

ڈاکٹر دسراج الدین صاحب جھٹ پٹ ۲۰/-

سید عباس احمد صاحب منصوری ۱۱۲/-

حوالدار غلام احمد صاحب بیر چھاؤنی ۷/۴

میجر ملک محمد حسین صاحب نشابیجانیو ۲۲۰/-

بابو محمد یوسف صاحب بریلی ۱۲/-

محمد یونس صاحب ۲۰/-

بابو محمد عمر صاحب ۶۰/-

قریشی قمر احمد صاحب سیلی جھیت ۲۷/-

اہلیہ صاحبہ ۱۶/۸

الہ داد خانصاحب ۲۱/۸

عارف زمان صاحب ۵۵/-

داروغہ عنایت حسین خانصاحب ۵۲/-

منشی نیاز اللہ صاحب فیض آباد ۱۵/-

ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی علیگڑھ ۲۶۱/-

بابو ولی محمد صاحب کالج گودام ۴۰/-

محمد شفیع صاحب اکبر پور ۱۸/-

سید منصور احمد صاحب بخاری ۹/۱

محمد سرور صاحب رائے پور ۵۰/-

عبد الحمید صاحب چندواڑہ ۶/-

حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ سید یعقوب الرحمن صاحب مونگڑہ ۵/۸/-

زیتون خاتون صاحبہ خوشدامن سید یعقوب الرحمن صاحب مونگڑہ ۵/۸

شیخ عبد اللہ صاحب خشنگر پور ۷/۸

سلیمن بی بی صاحبہ کیرنگ ۵/۱

کالے خان صاحب ہمیری یارہ ۱۳/-

سید احمد رضی اللہ کوشنبی ۱۱/-

سلطان احمد صاحب مونگھیر ۱۵/۸

اہلیہ صاحبہ اول ۵/-

دوم ۱۰/-

شیخ چراغ دین صاحب فرم نمبر ۳۴۵۹۳ دار الفضل ۴۵/-

مرزا احمد خانصاحب بارگڑھ ۱۵/-

بی بی صالحہ خاتون صاحبہ بیگم سرائے ۱۲/-

عبد الحق صاحب بمبئی ۳۶/-

اہلیہ صاحبہ ۱۹/-

ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب ۵۱/-

سید عبد اللہ موسے صاحب بھاؤ نگر ۴۰/-

سید اسمٰعیل موسیٰ بھاؤ نگر ۳۰/-

کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف لوکیپو ۵۰۱/-

منجانب والد صاحب ۳۱/-

والدہ صاحبہ ۲۱/-

چوہدری ظفر احمد صاحب گوالیار ۱۰۰/-

نور الحق صاحب پسر فضل حق خان صاحب حیدر آباد دکن ۱۱/-

سید محمد خواجہ صاحب مرحوم ۶/-

سیٹھ عبد اللطیف صاحب ۲۵/-

سید مصطفےٰ حسین صاحب ۱۰۰/-

اہلیہ صاحبہ ۲۵/-

فرزندان ۴۰/-

محمد عثمان صاحب ۷/۸

اہلیہ صاحبہ ۶/۸

سید محمد رحمت اللہ صاحب ۱۰/-

سید مسیح اللہ صاحب ۶/-

سید حسین صاحب ذوقی ۱۰/-

اہلیہ سید عبد الغنی صاحب ۵/-

محمد موسیٰ خانصاحب ۱۱/۳

محمد اسحٰق صاحب ۳۵/-

محمد سلیمان صاحب ۲۰/-

عبد القادر صاحب مچھلی بندر ۱۰/۵

عبد الرؤف صاحب ۲۵/-

حافظ عبد الرحمن صاحب ۵۵/-

خورشید بانو صاحبہ سکندر آباد ۱۵۴/-

غلام حسین کرم علی صاحب ۸/-

ملک بشیر علی صاحب کنجاہی ۴۱/۴

مولوی اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر ۲۵

ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن حال قادیان ۱۰۱۱/-

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن حال قادیان ۶۱/-

والدین مرحومین ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن حال قادیان ۱۱/-

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن حال قادیان ۱۱۱/-

ڈاکٹر عبد العزیز صاحب بشیری ایم۔ بی۔ ای۔ عدن ۱۱۰۶/-

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب بشیری۔ ایم۔ بی۔ ای۔ عدن ۳۵۰/-

اے۔ ایم۔ ایس شیخ فاطمہ بیستان کوئٹہ ۲۰/-

ایس محمود الحسن صاحب۔ آئی۔ سی۔ ایس مدراس ۱۲۰۰/-

زینب حسن ۱۰۰/-

ڈاکٹر غلام محمد صاحب ۳۵ کولمبو ۲۰۰/-

اہلیہ صاحبہ ۱۲/-

ابو صالح صاحب سنگمبو سیلون ۱۵/-

اہلیہ صاحبہ ۱۰/-

ایم ایم صاحب کنا نور ۵۱/-

محمد شفیع صاحب ہاشمی گوجک ۱۸/۸

ٹی۔ کے سلیمان صاحب کوڈا لی ۳۴/۸

سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ ۵۰۰/-

سیٹھ محمد یوسف صاحب ۵۰۰/-

اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد صدیق صاحب ۴۰۰/-

شیخ منیر احمد صاحب بی۔ اے ۲۰/-

شریف احمد صاحب ۲۰/-

محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ ۴۰۰/-

لفٹیننٹ سید نصیر احمد شاہ صاحب ۳۲۱/-

میاں مظہر احمد صاحب سلیم ۴۰/-

حاجی مولا بخش صاحب مرحوم ۵۰/-

قریشی عبد اللطیف صاحب بھاگلپور ۷۰/-

اہلیہ صاحبہ ۴۱/-

مولوی مبارک علی صاحب بوگرہ بنگال ۲۶۰/-

احمد نور محمد صاحب رنگون ۲۱۵/-

امیر الدین صاحب آسام ۱۱/۴

مولوی محمد امیر صاحب ڈبروگڑھ ۳۵/-

مہر النساء صاحبہ ۲۷/-

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بےقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بےقاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصول ڈاک

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور (رجسٹرڈ) قادیان پنجاب

کحل الجواہرات

ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ کحل الجواہر کی قیمت بڑے نام رکھی گئی ہے۔ یہ سرمہ نہایت ہی قیمتی اجزاء و جواہرات وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آنکھوں کی تمام امراض کا نہایت مفید ثابت ہوتا جا رہا ہے۔ قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے کے باوجود صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے مدنظر قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ایک دفعہ آزمانا شرط ہے۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ سقافی ضرورت مند اصحاب معزز اشتہار تشریف لا کر آنکھوں میں مفت لگوا سکتے ہیں:۔

حکیم عبدالرحیم دہلوی محلہ دارالفضل بالمقابل ریلوے روڈ متصل آرہ مشین مستری محمد ابراہیم قادیان

علمائے کرام کیلئے ایک نادر موقعہ

تذکرۃ الحفاظ۔ علامہ ذہبی کی اسماء الرجال میں بسوط تالیف ہے جسمیں حفاظ حدیث حاملین علم نبوت رواۃ حدیث ناقلین ارشاد نبوت کے صحیح صحیح حالات درج ہیں۔ کل پانچ جلدیں قیمت ۱۰ روپیہ تجرید اسماء الصحابہ:۔ یہ بھی علامہ ذہبی کی اسماء الرجال میں نادر تالیف ہے جسمیں نو ہزار سے ۹۰۰۰ اقدا صحابہ کرام کے تراجم و حالات درج ہیں صفحات ہر جلد ۸۲۸ قیمت تین روپے رعایتی اعلان:۔ دونوں کتابیں ایک ساتھ منگانے پر صرف دس روپے تک ارسال ہونگی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ پتہ:۔ مولانا بک ڈپو نذد اردو بلی و بیٹ گوداری

اصغر علی محمد علی لکھنؤ کے عطریات تیل

عطریات: سبز جسمین۔ گلاب۔ حنا۔ فتنہ عروس۔ کیوڑہ۔ چمبیلی۔ عروس عثمانیہ۔ نظام مدن مست۔ مشک حنا۔ فتنہ موتیا۔ رات کی رانی۔ نظام سبزی۔ فتنہ سہاگ۔ عروس۔ نرگس۔ مدغان۔ قوام سپیشل۔ خوشبودار۔ مجموعہ۔ صندل۔ نقرئی گولیاں۔ روح خس۔ حج ہی۔ مسی۔ پان۔

تیل: بیلہ۔ حنا۔ گلاب۔ بیلہ

ہمیں آرڈر لکھ فرمائیں۔ بارعایت قیمت کھانیوالے احباب کیلئے

جنرل سپلائی سٹورز قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی۔ پی سی ایس سب جج بہادر درجہ اول بھیرہ

دعویٰ دیوانی

بالکرام ولد چوہدری بوٹا مل کھتری انند سکنہ بھیرہ حال انارکلی لاہور بنام جگت رام وغیرہ ۱
۲۔ ۳۔ ۴۔ دھنراج۔ دھرم پال۔ رامیشور پسران چوہدری بوٹا مل کھتری انند

پربھی سرستی بیوہ چوہدری بوٹا مل انند سکنہ ۲ حال کمرشل آڑھتیاں محل فوڈٹ بمبئی ۶۔ ملازم شوگر ملز بجنور یو۔پی ۵۔ معرفت جگت رام ہنسراج سٹریٹ راولپنڈی شہر

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ بالا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۹۔۵ ۱۹۴۰ء کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی

آج بتاریخ ۲۲ ماہ ۱۹۴۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم

مہر عدالت

اپنی مدد آپ کرنے کی ضرورت

آپ غذا کے متعلق کیا کر سکتے ہیں۔

ہندوستان ہی ایک ایسا ملک نہیں ہے جہاں قحط کا خطرہ ہے۔ اناج کی عالمگیر کمی محسوس کی جا رہی ہے برطانیہ میں راشن کم کر دیا گیا ہے۔ ایشیا اور یورپ کی جنگ سے تباہ شدہ علاقوں میں لاکھوں آدمی بھوکوں مر رہے ہیں۔ اتحادی اقوام کو ان سب کے لئے اناج فراہم کرنا ہے۔ باہر سے مدد ضرور آئے گی مگر یہ مدد مجبوری کے ماتحت کافی نہ ہو گی۔ اس لئے ہمیں خود اپنی مدد کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرنا ہو گا۔

اس وقت آپ کے لئے کیا ضروری ہے

AC 68

یہ کہ غذا کی کمی کو مساویانہ حصہ رسدی سے برداشت کیجئے۔ اسی طرح زندگیاں بچائی جا سکتی ہیں۔

اناج کی منصفانہ تقسیم کا واحد طریقہ راشن بندی ہے۔ راشن بندی کے قوانین کی پوری پابندی کیجئے۔ دھوکہ دینے کی کوشش نہ کیجئے اس لئے کہ ممکن ہے اس سے کسی کی جان جائے۔

راشن میں کمی کو رضامندی سے قبول کیجئے۔ یہ کمی ناگزیر ہے اور جیسے ہی حالات درست ہوئے اسے بحال کر دیا جائے گا۔

ذخیرہ اندوزی نہ کیجئے۔ یہ جرم بھی ہے اور سماجی اخلاق کے ماتحت برا کام بھی ہے۔ اس سے جانیں ضائع ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ اناج کے تاجر ہیں تو ناجائز نفع خوری نہ کیجئے۔ یاد رکھئے کہ اس کی سخت سزائیں مقرر ہیں اور ان سزاؤں کو پوری طرح نافذ کیا جائے گا۔

اناج کو ضائع نہ کیجئے، پرتکلف دعوتیں نہ کیجئے۔ کم سے کم تعداد کھانے پکوائیے۔ اناج بچانا اناج پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو ترکاریاں۔ پھل۔ مچھلی۔ گوشت۔ انڈے اور دودھ کی بنی ہوئی چیزیں زیادہ استعمال کیجئے۔ گیہوں اور چاول کو غریبوں کے لئے جن کو ان کی سخت ضرورت ہے چھوڑ دیجئے۔

اگر آپ کے پاس زمین اور پانی ہے تو اناج اور ترکاریوں کی کاشت کیجئے۔ ہر ذرا سی پیداوار بھی مدد کر سکتی ہے۔

سب سے بڑھ کے انتشار نہ پیدا ہونے دیجئے۔ اگر آپ کا اعتماد ختم ہوا تو چور بازار کے تاجروں کو موقع ہاتھ آ جائے گا۔

غذائی بحران

کو

شکست دیجئے

ملکر کوشش کیجئے — ملکر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۴ اپریل۔ برطانوی وزارتی مشن کے ارکان کشمیر سے واپس پہنچ گئے ہیں۔ عنقریب وہ لیگی اور کانگرسی لیڈروں سے سلسلہ گفتگو شروع کر دیں گے۔ آج بعد دوپہر لارڈ ویول سے ۶ بجے شام تک گفتگو جاری رہی۔ اس میں آئندہ اقدام کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ خیال ہے کہ سیاسی زعما کی ملاقات کے بعد وفد اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیگا۔

لکھنؤ ۲۴ اپریل۔ یو۔پی گورنمنٹ نے فرقہ وارانہ فسادات کے رقبوں میں جن میں علیگڈھ بھی شامل ہے تعزیری پولیس بٹھانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ علیگڈھ میں یونیورسٹی کا رقبہ بھی شامل ہوگا۔ پولیس کے اخراجات مظاہرہ کرنے والوں سے وصول کئے جائیں گے۔

کلیان گنج منڈی میں پچھلے دنوں جو فساد ہوا اس میں ساڑھے چھ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

کینبرا ۲۴ اپریل۔ آسٹریلیا ماہ اگست کے آخر تک دو کروڑ بشل اور نومبر کے آخر تک چھ کروڑ بشل گندم برآمد کرے گا جس کا زیادہ حصہ ہندوستان کو ملے گا۔

بمبئی ۲۴ اپریل۔ امریکہ کے سابق صدر مسٹر ہربرٹ ہوور کا بمبئی میں شاندار استقبال کیا گیا۔ آپ نے گورنمنٹ ہوس پہنچ کر وزیر اعظم اور دیگر وزراء سے تبادلہ خیالات کیا۔ تقسیم اناج میں ہندوستان کو ترجیح دینے کے مطالبہ کے جواب میں آپ نے کہا۔ امریکہ دنیا بھر میں اناج کی قلت دور کرنے میں امداد دے گا۔ ہندوستان کو خوراک بہم پہنچانے کا مسئلہ دنیا بھر میں اناج کی قلت کی روشنی میں ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ یورپ میں اناج کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یقین دلایا کہ یورپ کے مقابلہ میں ہندوستان کی ضروریات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

رنگون ۲۴ اپریل۔ حکومت برطانیہ کے اس اعلان کے باوجود کہ برما میں کسی ہندوستانی کے خلاف محض جاپانیوں سے تعاون کرنے کی بناء پر مقدمہ نہ چلایا جائے گا۔ مقامی پولیس بڑی سرگرمی سے ہندوستانیوں سے باز پرس کر رہی ہے۔ اور ان کے خلاف مقدمات چلانے کی کارروائیاں مکمل کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۴ اپریل۔ گاندھی جی اور پنڈت نہرو نے آج مسٹر ہوور سے وائسریگل لاج میں ملاقات کی۔

میڈرڈ ۲۴ اپریل۔ روسی جرنیل کونیف فاتح آسٹریا نے سپین پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ وائنا اور سلواکیہ کے کئی مقامات پر اڈے قائم کر دیئے ہیں۔ فرانس میں سے گذر کر سپین پر حملہ آور ہونے کی اجازت حکومت فرانس نے دیدی ہے۔

مدراس ۲۴ اپریل۔ خیال ہے کہ مدراس کی کانگرسی وزارت میں وزیر اعظم کے علاوہ دس وزیر ہوں گے۔ ترتیب وزارت کا معاملہ کانگرس ہائی کمان کے ہاتھ میں ہے مسٹر ٹی پرکاشم لیڈر کانگرس پارٹی ہدایات کے منتظر ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ نیویورک کا ایک سائنسدان مسٹر فلپ ایسے راکٹ کے تجربات میں مشغول ہے جو چاند تک پہنچ سکے۔ اس کا خیال ہے کہ روی ایس۔۲ کی ایجاد سے پندرہ سال قبل چاند تک پہنچنا ممکن ہو گیا ہے۔ اگر حکومت اپنی زیر نگرانی اس مہم کو جاری کرائے تو باسانی ایک ایسا جہاز تیار ہو سکتا ہے جس پر کشش ثقل اثر انداز نہ ہو سکے۔ اور جس کی رفتار ۲۵۲۰۰ میل فی گھنٹہ یعنی ایک سیکنڈ میں سات میل کے حساب سے ہوگی۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ لیڈی کرپس نے لنڈن کے ایک اخباری نمائندہ کو بتایا۔ کہ سر کرپس روزانہ خط و کتابت کے ذریعہ ہندوستان کے سیاسی حالات سے مجھے باخبر کر رہے ہیں۔ جب استفسار کیا گیا۔ کہ آیا کرپس ہندوستانی مسئلہ کے حل کے متعلق پر امید ہیں۔ تو انہوں نے واضح جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ہندوستان کی صورت حالات کے بارہ میں ابھی صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہاں حالات غیر تسلی بخش ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی سیاسی فضا اکثر آناً فاناً بدلتی رہتی ہے۔

نیویارک ۲۴ اپریل۔ کل اتحادی اقوام کی مجلس تحفظ امن کا اجلاس شروع ہونے پر روسی نمائندہ نے پھر اس مطالبہ کا اعادہ کیا کہ ایجنڈا سے ایران کا معاملہ حذف کر دیا جائے۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۸ مئی ۱۹۴۶ء تک پنجاب لیجسلیٹو کے ممبر ووٹ بغیر درخواستوں کے پٹواری متعلقہ خود بنائیں گے۔ اور اس کے بعد ۲۲ جون تک بذریعہ درخواست بنیں گے۔

طہران ۲۴ اپریل۔ وزیر اعظم ایران نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ آذربائیجان کو ایران میں شامل رکھنے کے لئے سمجھوتہ کی گفتگو شروع ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ایران کی مرکزی حکومت کی طرف سے آذربائیجان کو ایک سات نکتی پروگرام پیش کیا گیا ہے۔

لاہور ۲۴ اپریل سونا ۹۷/ روپے۔ چاندی ۱۶۳ روپے۔ پونڈ ۶۷ روپے

امرتسر ۲۴ اپریل۔ سونا ۱۰۰/ روپے۔ چاندی ۱۶۳ روپے۔ پونڈ ۶۷ روپے۔

دہلی ۲۴ اپریل۔ سیاسی اختیارات کے انتقال کے بعد ہندوستان میں مقیم گورہ فوجیں ریاستوں میں چلی جائیں گی۔ جے پور اور دوسری ریاستوں میں بارکوں کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ بنگال کی مسلم لیگی وزارت نے آج حلف لیا۔

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ پبلک ہیلتھ اور ہائجین انسٹی ٹیوٹ میں ایک ایسی دوا تیار کی جا رہی ہے۔ جس کے ذریعہ فاقہ کے خطرناک کیسوں سے بچایا جا سکتا ہے۔ یہ دوا ۱۹۴۳ء میں ایجاد کی گئی تھی۔ اور اب وسیع پیمانہ پر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

کٹک ۲۴ اپریل۔ مسٹر ہری کرشن مہتاب نے گورنر اڑیسہ کے سامنے وزراء کے نام پیش کئے جو منظور کر لئے گئے۔ آج سب وزراء نے حلف لیا۔ اور اپنے عہدوں کا چارج سنبھال لیا۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ پنجاب مسلم لیگ نے صوبہ میں پانچ لاکھ مسلم والنٹیرز بھرتی کرنے کی سکیم مرتب کی ہے۔ والنٹیر کی عمر ۱۸ اور ۴۰ سال کے درمیان ہوگی۔

کراچی ۲۴ اپریل ۹۵۰۰ ٹن گندم کا ایک جہاز آسٹریلیا سے آج یہاں پہنچ گیا۔ دوسرا جہاز ۹ ہزار ٹن آٹا لے کر ۵ مئی کو پہنچے گا۔ ہندوستان میں آٹا درآمد کرنے کا یہ پہلا موقعہ ہے

دہلی ۲۴ اپریل۔ ہندوستان کے بحری بیڑے کے ایک سرکردہ افسر کو اس وجہ سے معطل کر دیا گیا ہے کہ اس نے ہندوستانی جہازیوں کو "کتّے کے بچے" اور قلیوں کے بچے کہا تھا۔ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

بنارس ۲۴ اپریل آج بنارس کے قریب ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے آٹھ آدمی ہلاک اور دس مجروح ہو گئے۔

واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ امریکہ کی غذائی کمیٹی کے صدر نے ایک بیان میں بتایا کہ امریکہ کے لئے ناممکن ہے کہ اپریل میں مقررشدہ مقدار میں اناج کی برآمد قحط زدہ علاقوں کو کر سکے۔

طہران ۲۴ اپریل۔ ایران کے سابق وزیر خزانہ نے ایک بیان میں بتایا کہ مجھے یقین نہیں کہ روس اپنی فوجوں کو ایران سے ہٹائے گا۔ وہ نہ صرف ایران کے تیل کی خاطر ایران میں اپنی فوجیں رکھے گا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ایران ہندوستان کا دروازہ ہے۔ معاہدہ کے مطابق روسی فوجوں کے انخلاء کی آخری تاریخ ۶ مئی ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ ڈیلی ایکسپریس رقمطراز ہے کہ اگر ہندوستان کو چالیس لاکھ ٹن اناج فوراً حاصل نہ ہوا۔ تو قریباً دس لاکھ اشخاص فاقہ کشی کے باعث ہلاک ہو جائیں گے۔

دہلی ۲۴ اپریل۔ ریلوے حکام اور آل انڈیا ریلوے مین فیڈریشن کا جھگڑا مسٹر جسٹس راج ادھکیش کے سپرد کیا گیا ہے۔ آپ مزدوروں کے مطالبات پر فیصلہ صادر کریں گے۔

چنگ چنگ ۲۴ اپریل۔ سنٹرل گورنمنٹ کی فوجیں مانچوریا کے صدر مقام سے صرف بیس میل دور رہ گئی ہیں۔ چنگ چن میں کمیونسٹ فوج ابھی ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ کمیونسٹ اور سرکاری فوجوں میں سخت لڑائی ہوگی۔